جلد ۲ | ۲۸ ؍ نبوت ۱۳۲۷ ہش | ۲۵ ؍ محرم ۱۳۶۸ ھ | ۲۸ ؍ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۶۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ ؍ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھانسی کی تکلیف سے نسبتاً افاقہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔

حکومت سندھ نے کراچی کے پانچ اخباروں پر پابندی عائد کر دی

کراچی ۲۷ ؍ نومبر ۔ حکومت سندھ نے قانون تحفظ عامہ کے ماتحت کراچی سے شائع ہونے والے پانچ اخباروں پر پابندی لگا دی ہے ۔ ان اخباروں کے نام یہ ہیں :۔ ڈان ۔ سندھ آبزرور ۔ انجام جنگ اور سندھ ۔ پاکستان مسلم لیگ کے ناظم اعلیٰ چودھری خلیق الزمان نے اس پابندی پر سخت نکتہ چینی کی ہے ۔ اور گورنر سندھ سے درخواست کی ہے کہ وہ فوراً مداخلت کر کے صورت حالات کو مزید خراب ہونے سے بچا لیں ۔

ریڈیو پاکستان کے اوقات میں تبدیلی

کراچی ۲۷ ؍ نومبر ۔ ریڈیو پاکستان کے پروگراموں کے اوقات میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے ۳ ؍ دسمبر کے بعد ہر جمعہ کے دن ایک بجے سے دو بجے دوپہر تک کوئی پروگرام نشر نہ ہوا کرے گا ۔ اس دن اردو کی خبریں پونے ایک بجے اور انگریزی کی بارہ بجکر ۵۰ منٹ پر نشر ہوا کریں گی ۔ جمعہ کے علاوہ باقی دنوں میں پروگرام کے اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ۔

سوتی کپڑے کی بڑی مقدار پاکستان پہنچ رہی ہے

کراچی ۲۷ ؍ نومبر معلوم ہوا ہے کہ اسی لاکھ گز سوتی کپڑا غیر ممالک سے پاکستان پہنچ گیا ہے امید کیجاتی ہے کہ روس ۔ چیکوسلواکیہ ۔ جاپان اور ہندوستان سے عنقریب اور کپڑا بھی پہنچ جائے گا جاپان نے ایک کروڑ پچاس لاکھ گز کپڑا مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ اس میں سے ایک بڑی مقدار دسمبر کے دوسرے ہفتے کراچی پہنچ جائے گی ۔

پاکستان دنیا کیلئے امید کا ایک پیغام ہونا چاہیئے !

ڈھاکہ میں مسٹر لیاقت علی خاں کی تقریر

ڈھاکہ ۲۷ ؍ نومبر ۔ مسٹر لیاقت علی خاں چھ دن تک مشرقی پاکستان کے اندرونی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس ڈھاکہ تشریف لے آئے ۔ آپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے پاکستانی نوجوانوں سے کہا انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں بھرتی ہو کر ڈسپلن اور تنظیم سیکھنی چاہیئے ۔ اور ملک کے دفاع میں حصہ لینا چاہیئے ۔ ملک کا مستقبل نوجوانوں ہی سے وابستہ ہے ۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آزادی کے بعد قوم پر اس امر کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ ملک کو ایسے رنگ میں تعمیر کریں جو اسلام کے لئے باعث فخر اور دنیا کے لئے امید کا ایک پیغام ہو ۔

حیدرآباد کی فوجی حکومت کا نیا حکم

حیدرآباد ۲۷ ؍ نومبر ۔ ریاست کی فوجی حکومت نے پانچ ہزار مسلمان ملازمین کو ۲۵ سال ملازمت کر لینے کی بناء پر ریٹائر کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ واضح رہے کہ گذشتہ حکومت میں تیس سال کی ملازمت پر ریٹائر کیا جاتا تھا ۔

پاکستان اور غرب الہند کی ٹیموں کے درمیان میچ

لاہور ۲۷ ؍ نومبر آج پاکستان اور جزائر غرب الہند کی کرکٹ ٹیموں کے میچ کا دوسرا دن تھا پاکستانی ٹیم کے تمام کھلاڑی ۲۳۹ رن بنا کر آؤٹ ہو گئے ۔ واضح رہے کہ کل شام تک پاکستانی ٹیم نے ۱۹۷ رن کی تھی اور صرف دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے ۔

آج غرب الہند کی ٹیم نے ۱۸۸ رن کئے جبکہ اس کے سات کھلاڑی آؤٹ ہو چکے ہیں ۔

یہودیوں کی طرف سے نجف کا علاقہ خالی کرنے سے انکار

یہودی عربوں سے براہ راست گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں

پیرس ۲۷ ؍ نومبر فلسطین کے اتحادی قائمقام ثالث ڈاکٹر بنچ نے ایک بیان میں کہا یہودی مفاہمت کے لئے عربوں سے براہ راست گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ وہ اس بات پر بھی آمادہ ہیں کہ اگر عربوں کو اعتراض ہو تو یہ گفت و شنید اتحادی نمائندوں کی معرفت بھی کی جا سکتی ہے ۔

ڈاکٹر بنچ نے بتایا کہ سلامتی کونسل نے فریقین سے اپنی پہلی چوکیوں پر آنے کا جو مطالبہ کیا تھا یہودی اس کی تعمیل نہیں کر رہے ۔ چنانچہ وہ نجف کے علاقوں کو خالی کرنے سے انکار کر رہے ہیں ۔ اور عذر یہ کر رہے ہیں کہ اس علاقہ میں یہودی دستے ۱۴ ؍ اکتوبر سے قبل بھی موجود تھے

بین المملکتی کانفرنس ختم ہو گئی

کراچی ۲۷ ؍ نومبر پاکستان اور ہندوستان کے محکمہ دفاع کے سیکرٹریوں کی کانفرنس تیسرے پہر ختم ہو گئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ سوائے ایک مسئلہ کے باقی تمام مسائل پر سمجھوتہ ہو گیا ہے جس مسئلہ پر سمجھوتہ نہیں ہو سکا اس پر ۱۶ ؍ دسمبر کو دہلی میں منعقدہ بین المملکتی کانفرنس میں غور کیا جائے گا ۔

وزیر مہاجرین کی تقریر

سیالکوٹ ۲۷ ؍ نومبر ۔ خواجہ شہاب الدین وزیر مہاجرین نے ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا مسئلہ کشمیر کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ باشندگان کشمیر کو بغیر کسی دباؤ کے یہ فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے کہ وہ ہندوستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا پاکستان میں ۔ آپ نے کہا پاکستان اس کے سوا کوئی حل کبھی نہیں تسلیم کرے گا ۔ کشمیر جغرافیائی اور دیگر کئی لحاظ سے پاکستان کا ایک لازمی حصہ ہے اسے کبھی بھی پاکستان سے علیحدہ نہ ہونے دیا جائے گا ۔

وزیر مہاجرین نے چودھری غلام عباس کی معیت میں کشمیری مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کیا ۔

کمزور اقوام کی اقتصادی مدد کرنے کے لئے فراخدلی سے کام لیجیئے

خوراک اور زراعت کی کانفرنس میں پاکستانی نمائندے کی تقریر

واشنگٹن ۲۷ ؍ نومبر خوراک اور زراعت کی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستانی نمائندے مسٹر اسحاق نے تقریر کرتے ہوئے کہا دنیا کی اقتصادی اور سیاسی حالت صرف اس صورت میں سدھر سکتی ہے جبکہ وہ اقوام جو ترقی کے میدان میں ترقی کر چکی ہیں ۔ فراخدلی سے کام لیں ۔ اور ان قوموں کا ہاتھ بٹائیں جو ترقی میں ابھی پیچھے ہیں ۔ تاکہ وہ بھی جلد اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں ۔

آپ نے کہا در حقیقت کمزور اقوام کی ترقی میں ہی دنیا کا فائدہ ہے ۔ یہ فیصلہ مشکل ہے کہ یہ مدد بین الاقوامی فنڈ میں سے دی جا سکتی ہے یا مارشل پلان کے ذریعے مگر بہرحال اقتصادی میدان میں پسماندہ اقوام کی ضرور بروقت مدد کرنا چاہیئے ۔

آخر میں پاکستانی نمائندے نے دنیا کی بڑی بڑی اقوام کو تنبیہ کی کہ اگر بر وقت ضروری امداد نہ دی گئی ۔ تو افلاس اور غربت سے ستائے ہوئے لاکھوں عوام بڑی آسانی سے کمیونسٹوں کے پراپیگنڈا کا شکار ہو جائیں گے ۔

ہندوستان کے کاروباری اور مالی اعضاء مفلوج ہو گئے ہیں (پٹیل)

الہ آباد ۲۷ ؍ نومبر سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ اس وقت ہندوستان ایک گہری کھائی کے سرے پر کھڑا ہے اگر ذرا بھی اس کے قدم لڑکھڑائے تو وہ تباہ ہو جائے گا ۔

آپ نے کہا ملک میں گرانی بہت بڑھ گئی ہے ۔ کارخانے بہت کم مال تیار کر رہے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کاروباری اور مالی اعضاء مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

آئندہ دانتوں میں کیڑا نہ لگ سکے گا

حیرت انگیز ایجاد

نیویارک ۲۷ نومبر امریکی ڈاکٹروں نے یہاں ایک انکشاف کیا ہے جس کی وجہ سے دانت کا درد ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گا اور دانت اکھاڑنا زمانہ ماضی کی داستان بن جائے گی۔ انہوں نے دانت کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے ایک طریقہ معلوم کر لیا ہے ان کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دانت کو خراب کرنے والے جراثیم انتہائی تندرست دانتوں میں دانتوں کے بہت چھوٹے چھوٹے مساموں سے داخل ہوتے ہیں انہوں نے ان تمام مساموں کو بند کرنے کا ایک طریقہ مکمل کر لیا ہے۔ چنانچہ دو معمولی دواؤں کی مدد سے وہ دانتوں کو ایسا بنا دیتے ہیں کہ ان میں کیڑا نہیں لگ سکتا۔ سکول کے بچوں پر تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ۹۰ فیصدی کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور رپورٹ میں تمام بچوں پر یہ زور دیا گیا ہے کہ جب ان کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر مستقل دانت نکلیں تو وہ یہ علاج ضرور کرائیں۔ مذکورہ بالا مکسچر خراب شدہ دانتوں کو بھی بند کر دیتی ہے اور دانتوں کو مزید خراب ہونے سے بچاتی ہے۔ (دا سٹار)

حب الوطنی کا جذبہ

کراچی ۲۷ نومبر پاکستان پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے دو لائق ہیڈ مسٹر محمد مصطفیٰ اور مسٹر کرامت علی نے آزاد کشمیر فنڈ کیلئے اپنی اپنی تنخواہوں سے دس روپے اور پانچ روپے ماہانہ علی الترتیب کٹوانے کا رضاکارانہ فیصلہ کیا ہے۔ ان دونوں کی ماہانہ تنخواہیں ۷۰/- سے زیادہ نہیں ہیں۔ (دا سٹار)

چوہدری محمد حسن کے وزارت میں نہ لئے جانے کے متعلق اہم انکشاف

آٹھ مہاجر ارکان اسمبلی کا خفیہ تار

لاہور ۲۷ نومبر۔ چوہدری محمد حسن کے وزارت میں نہ لئے جانے کے متعلق جہاں اور بہت سی آئینی روکاوٹوں کا اظہار کیا جا رہا ہے وہاں ایک خاص انکشاف یہ ہوا ہے کہ اس دن سے عین ایک دن پہلے جب نئے وزراء کے اسماء گرامی پیش کئے جانے والے تھے مہاجر ارکان اسمبلی کے گروپ میں سے آٹھ ارکان نے کٹ کر علیحدہ اپنی ایک میٹنگ کی اور میٹنگ کے بعد متفقہ طور پر گورنر پنجاب۔ گورنر جنرل اور وزیر اعظم پاکستان سے بذریعہ تار التماس کیا کہ چوہدری محمد حسن چونکہ اب رکن اسمبلی نہیں رہے لہٰذا انہیں بطور وزیر لیا جا کر دوسرے مہاجر ارکان اسمبلی کا حق نہ مارا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ان آٹھ ارکان کے ان خفیہ اجلاس کی خبر دوسرے مہاجر ارکان کو بہت بعد میں لگی۔

دوسرے مہاجر گروپ کے ایک ممتاز رکن نے تبصرہ کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان آٹھ کا یہ اجلاس غیر آئینی تھا اور انہیں کوئی حق نہ تھا کہ سب سے مشورہ کئے بغیر وہ اپنے لیڈر کے خلاف کوئی محضر بھیجتے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ ان آٹھ حضرات میں سے تین وزارت کے امیدوار ہیں اور اس ایک ماہ کے عبوری دور کا صحیح فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے راہ نکالنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

پاکستان کیلئے چیکوسلواکیہ کا تجارتی کمشنر

کراچی ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چیکوسلواکیہ پاکستان میں اپنا ایک تجارتی کمشنر عنقریب روانہ کرنے والا ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان اور چیکوسلواکیہ میں حال ہی میں ایک تجارتی معاہدہ طے پایا ہے اس معاہدے کی رو سے دونوں ممالک کے درمیان وسیع پیمانے پر تجارتی سامان کا تبادلہ ہوا کرے گا۔ (دا سٹار)

برطانیہ اور تبت کے درمیان تجارتی مذاکرات

لنڈن ۲۷ نومبر بیان کیا جاتا ہے کہ تبت کا تجارتی وفد جو اس وقت لنڈن میں ہے برطانوی بورڈ آف ٹریڈ کے ساتھ اطمینان بخش طور پر گفت و شنید کر رہا ہے تبتی وفد اون کے بدلہ زراعتی آلات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ عنقریب دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔ (دا سٹار)

پاکستان پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی شکایات

کراچی ۲۷ نومبر۔ پاکستان پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی یونین نے بارہ افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ کمیٹی پاکستان کی وزارت ورکس کو اس فیصلے سے مطلع کرے گی کہ اگر حکام اور یونین کے نمائندوں میں یکم دسمبر تک کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو کمیٹی اپنی شکایات کو دور کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ (دا سٹار)

بلغاریہ میں یہودیوں کیلئے ترک وطن کی سہولتیں

صوفیہ ۲۷ نومبر۔ صوفیہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بلغاریہ کے جو یہودی فلسطین جانا چاہتے ہیں بلغاری حکام ان کی پوری امداد کر رہے ہیں۔ حکام یہودی کاریگروں کو اپنے آلات اور سامان برآمد کرنے کی اجازت دے رہے ہیں تاکہ ترک وطن کی رسمی قیود کے متعلق کارروائی کرنے والا بورڈ ترک وطن پر کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بلغاریہ کے بہت سے ممتاز باشندے بلغاریہ اور نام نہاد یہودی حکومت کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی تعلقات کو ترقی دینے کے لئے دوستی کی کمیٹی کے ممبر بن رہے ہیں۔ (دا سٹار)

ملایا سے چار ہزار چینیوں کا اخراج

سنگاپور ۲۷ نومبر۔ ملایا میں جو چار ہزار چینی باشندے نظر بند ہیں اور جن پر دہشت پسندوں سے تعاون کرنے کا الزام ہے۔ ان کو ملایا سے نکال دینے کے سلسلے میں مقامی حکام کو اختیارات دیدیئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

لبنان میں فوجی عجائب گھر کا قیام

بیروت ۲۷ نومبر۔ لبنان کی فوج کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے یہ کمیٹی ایک فوجی عجائب گھر کا قیام بھی عمل میں لائے گی۔ اس عجائب گھر میں تاریخی اشیاء اور قلمی نسخے وغیرہ رکھے جائیں گے (اسٹار)

تحریک جدید غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا شاندار کام کر رہی ہے

جماعت کا ہر بچہ، نوجوان، بوڑھا، مرد اور عورت اس میں حصہ لے

تحریک جدید کے نظام کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف گوشوں میں تبلیغ اسلام کا کام نہایت تندہی سے جاری ہے۔ وہ اثر اور شاندار نتائج جو پیدا ہو رہے ہیں وہ اخبار بین احباب کے علم میں آتے رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان شاندار نتائج پر اپنے خطبہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ حضور کا یہ خطبہ انشاء اللہ جلد شائع ہو جائے گا۔ ان نتائج کے پیش نظر ضرورت ہے کہ تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا جائے لیکن اس کے لئے ایک وسیع فنڈ کی ضرورت ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغ اسلام کا مضبوط قلعہ قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بڑھ چڑھ کر حصہ لے جو شامل ہے وہ نمایاں اضافے کے ساتھ اس سال کا وعدہ لکھائے اور جو شامل نہیں وہ جلد از جلد اس مبارک تحریک میں شامل ہو جائے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ تحریک جدید کا چندہ بیرونی مشنوں کے اخراجات اور مبلغین کی تیاری پر خرچ ہوتا ہے۔ ان کے چندہ سے جو مشن قائم ہوگا وہ جب تک قائم رہیگا اس کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہونیوالوں کا ثواب انہیں ملتا رہیگا۔ کوئی مومن اور مخلص دل ثواب کے اس مستقل ذریعے کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر آپ تحریک جدید میں شامل نہیں تو آج ہی اپنا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

بیرونی ممالک کے خریداران الفضل کی خدمت میں عرض

بیرون ہند کے خریداران الفضل کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کی خدمت میں سارے ہفتہ کے پرچوں کا بنڈل ہر ہفتہ باقاعدہ بھجوایا جاتا ہے۔ وصولی قیمت کے لئے خریدار صاحبان کی خدمت میں نام بنام حساب بنا کر بذریعہ ہوائی جہاز اور بعض چٹھیاں عام ڈاک کے ذریعہ بھجوا دی گئی ہیں۔ بعض احباب نے توجہ فرمائی ہے اور ان کی طرف سے رقوم وصول ہو رہی ہیں۔ جن احباب کی خدمت میں اخبار جا رہا ہے اور انہوں نے قیمت ارسال نہیں فرمائی ہے۔ ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ دفتر ہذا کو ان کی خدمت میں اخبار بھجوانے کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے اور اشد ضرورت ہے۔ ایسے احباب دسمبر ۱۹۴۹ء تک کی رقم بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں کیونکہ کم از کم ایک سال کی رقم پیشگی دفتر میں آنی ضروری ہے۔

اگر کسی دوست کو خط نہ ملا ہو اور حساب کی ضرورت ہو تو اطلاع آنے پر دوبارہ بھجوا دیا جائے گا۔

مینجر الفضل

روزنامہ الفضل
۲۸ نومبر ۱۹۴۸ء

ممانعت

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب کی جو حالت تھی۔ اس کا حال آپ نے تاریخ عرب قبل از اسلام میں ضرور پڑھا ہوگا۔ وہ کونسی اخلاقی برائی تھی۔ جو ان میں نہیں پائی جاتی تھی۔ شراب خوری ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ اور بدکاریاں گناہ نہیں بلکہ خوبیاں شمار ہوتی تھیں۔ بات بات میں تلواریں میان سے نکل پڑتی تھیں۔ ایک ایک قبیلہ دوسرے سے برہم تھا اپنی ستم کاریوں اور سفاکیوں پر ناز کرنا ان کی فطرت ثانی بن چکا تھا۔ نہ وہاں کوئی نظام حکومت تھا۔ اور نہ کوئی کسی کی اطاعت کرتا تھا۔ سب اپنے آپ کو ہر قسم کے دباؤ اور اثر سے آزاد خیال کرتے تھے۔ اس لئے ہر ایک جو چاہتا کرتا۔ ہر ایک اپنی مرضی کے قانون پر عامل تھا۔ بت پرستی اور توہم پرستی کا دور دورا تھا۔ الغرض عرب اس وقت تمام تجارتی اور معاشرتی برائیوں کا گھر دندا بنا ہوا تھا۔

لیکن اللہ تعالے کے کلام نے ان کی ایسی قلب ماہیت کردی۔ کہ تمام دنیا میں ایسے عظیم الشان انقلاب کی نظیر نہیں مل سکتی۔ دنیا میں بے شک بڑے بڑے انقلاب ہوئے ہیں۔ ملکوں کے ملک الٹ گئے ہیں۔ لیکن جو انقلاب عربوں جیسی ازل سے بگڑی ہوئی قوم کی ذہنیت میں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدا کیا۔ ویسا پہلے اور بعد آج تک نہیں ہوا۔ ایسی قوم جو طاغوتی خصائل کا مجسمہ بن چکی ہو۔ اسکو آناً فاناً فرشتوں سے بھی زیادہ معصوم اور نوزائیدہ بچوں سے بھی زیادہ مبرّا از گناہ بنا دینا ایک ایسا کارنامہ ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے عقلمند اس کا حال پڑھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔

کیا یہ حیرتناک نہیں ہے کہ وہ قوم جو شراب کو شیر مادر سمجھتی تھی۔ اور پشت ہا پشت سے اس کی عادی چلی آتی تھی صرف ایک حکم کی تعمیل میں چند گھنٹوں میں شراب کے مٹکوں کے مٹکے توڑ کر گلیوں میں بہا دیتی ہے۔ اور پیالہ جو ہونٹوں سے لگ چکا ہے حکم سنتے ہی زمین پر پٹک دیا جاتا ہے کتنی قوت ارادی تھی جو کلام اللہ نے اس لاابالی قوم کے دلوں میں پیدا کردی تھی۔ ایک محفل میں شراب پی جا رہی ہے۔ ساغر پہ ساغر گلے میں انڈیلے جا رہے ہیں۔ اتنے میں پینے والوں کے کانوں میں کسی کی آواز پڑتی ہے۔ کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ شراب کے نشہ کے متوالے اس آواز کے کان میں پڑتے ہی ایک دوسرے ہی نشہ سے متوالے ہو جاتے ہیں۔ اور تحقیقات کرنے سے پہلے ہی شراب کا مٹکا توڑ ڈالتے ہیں محض اس خیال سے کہ اگر واقعی ممانعت کا حکم ہو چکا ہے تو انہوں نے اب اگر ایک گھونٹ بھی گلے کے نیچے اتارا۔ تو حکم کی خلاف ورزی ہوگی۔ غور فرمائیے کلام اللہ کا کتنا نشہ تھا جو ان کو چڑھا ہوا تھا۔ جس کے سامنے شراب کا نشہ بھی ہرن ہوگیا۔ کیا جب سے دنیا بنی ہے آج تک اس اسلامی معمولی سے واقعہ کی نظیر تاریخ میں مل سکتی ہے؟ تمام دنیا کی تاریخوں کی ورق گردانی کرکے دیکھ لیجئے۔ آپکو ایک بھی اس واقعہ کے لگ بھگ کوئی واقعہ نظر نہیں آئے گا۔ اپنے زمانہ ہی کو دیکھئے ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ امریکہ نے اپنے ملک میں ممانعت کا قانون پاس کیا تھا۔ جو کچھ اس قانون کا حشر ہوا کسی سے پوشیدہ نہیں تعزیر کا خوف بھی کچھ نہ کر سکا۔ بلکہ الٹا اثر ہوا بجائے انسداد کے شراب نوشی اور بھی زیادہ ہوگئی۔ اور آخر حکومت کو اپنا قانون منسوخ کرنا پڑا۔ یہ ایک مہذب ترین حکومت کا حال ہے۔ وہ ملک جو موجودہ زمانے میں اپنے آپ کو تمام اچھی باتوں کا وارث خیال کرتا ہے۔ اس مہذب ترین ملک میں چند افراد بھی ایسے نہ نکل سکے۔ جنہوں نے قانون کی پاسداری کی۔ اور اس کی اطاعت کو واجب خیال کیا۔

چند دن ہوئے مغربی پنجاب کی ممانعت کے متعلق سول ملٹری گزٹ میں کسی صاحب کا ایک مکتوب شائع ہوا تھا۔ جس میں صاحب موصوف نے ممانعت کے خلاف لکھتے ہوئے فرمایا کہ آج تک یہ کہیں کامیاب نہیں ہو سکی۔ حیرت ہے کہ مکتوب نویس کو اسلامی تاریخ کے اس درخشندہ ورق کے مطالعہ کا کیوں اتفاق نہیں ہوا۔ کیا یہ ممانعت کی وجہ سے نہیں ہے۔ کہ آج مسلمانوں کی اکثریت شراب خوری سے بچی ہوئی ہے۔ اور باوجودیکہ مغربی تہذیب نے اسلامی ممالک میں اس برائی کو داخل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔ وہ صرف چند مسلمانوں کو اس کا گرویدہ کر سکا ہے۔

امریکہ نے نہ صرف قانون کے ذریعہ ہی شراب بند کی تھی بلکہ اسکے خلاف پورے زور سے پروپیگنڈا بھی کیا تھا۔ پھر آج تمام مغربی ممالک کے بڑے بڑے طبی ماہرین نے شراب کی برائیوں پر کتابیں شائع کیں۔ اور کئی ٹمپرنس انجمنیں قائم ہیں جو لیکچروں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ شراب کی برائیاں تشہیر کرتی ہیں۔ لیکن اتنی کوششوں کے باوجود کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اور یہ برائی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

اس کے برخلاف کیا یہ اعجاز نہیں ہے۔ کہ قرآن کریم نے چند فصیح اور بلیغ لفظوں میں اسکی ممانعت کا جو حکم دیا اس کا اثر یہ ہے کہ آج تمام اسلامی دنیا میں باوجودیکہ حکومت کی طرف سے کوئی ممانعت کا قانون موجود نہیں۔ مسلمانوں کی ایک بہت قلیل تعداد اس فعل کی مرتکب ہوتی ہے۔ اور وہ بھی کہیں صدیوں میں جاکر بری صحبتوں کا اتنا اثر ہوا ہے۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ ممانعت مذہب کی طرف سے عائد کی گئی ہے۔ یہ صرف خوف خدا ہی ہے۔ جس نے مسلمانوں کی اکثریت کو اس دیو کے پنجے سے آزاد رکھا ہے۔ محض دنیاوی عقل کامیاب نہیں ہو سکی اور نہ کبھی ہو سکتی ہے۔ لطف یہ ہے کہ وہ مغربی ڈاکٹر جو طبی نقطۂ نظر سے اس کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ خود بھی اس سے پرہیز نہیں کرسکے اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ مذہب کا پاسبان ان کی ضمیروں پر نہیں رہا۔ عقل ہرزہ کار اور اس کے تحقیقاتی نتائج اپنے پیچھے کوئی اخلاقی قوت نہیں رکھتے۔ شراب کے طبی نقطہ نظر سے جو نقصانات اور اس کا جو اثر انسان کی صحت پر پڑتا ہے۔ وہ اتنا مؤثر ثابت نہیں ہوا۔ کہ یورپ کو اس کے ترک پر آمادہ کرسکے اس کی وجہ سے جو بد اخلاقی کے نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے مؤثر نہیں ہیں کہ رواجی عیسائیت میں اسکی ممانعت نہیں۔ بلکہ اس کی سب سے مقدس رسم تو بغیر شراب کے ادا ہی نہیں ہو سکتی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ محض عقل کی ہدایت یا ملکی قانون کے خوف سے واقعی ممانعت کو کامیاب نہیں بنایا جاسکتا۔ صرف صحیح مذہب ہی اس میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے دو مثالیں موجود ہیں محض دنیاوی اور عقلی مصالحت اور مذہب کا اثر۔ امریکہ محض دنیاوی اور عقلی مصالحت اختیار کرکے ناکام رہا۔ لیکن اسلام کامیاب ہوا۔ اس لئے جن لوگوں کا خیال ہے کہ ممانعت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ اس معاملہ پر محض بے خدا دنیاوی تدابیر کے نقطۂ نظر سے غور کرتے ہیں۔ جس کے پیچھے مذہب کی اخلاقی قوت نہیں۔ وہ اس قوت کو اپنے جائزہ سے خارج کر دیتے ہیں۔ کیونکہ صحیح مذہب کا تصور ان کے ذہنوں میں ابھی تک بیدار نہیں ہوا۔

قادیان کی مساجد

ہمارے دوستوں کی طرف سے دیکھ بھال اور صفائی کا انتظام

مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ قادیان کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اور ملک صلاح الدین صاحب اور فضل الٰہی صاحب اور چیدہ بیس دوسرے دوست ۲۳ نومبر کو مقامی پولیس کو ساتھ لے کر قادیان کی مختلف مسجدوں کی دیکھ بھال اور صفائی کے لئے گئے۔

انہوں نے مسجد محلہ دار الفضل کو صاف کیا اور اس کے غسلخانہ کو اینٹوں سے بند کر دیا جو مسجد کے ساتھ گندگی پھیلانے کا ذریعہ بنا ہوا تھا۔ مسجد نور کی چند کنگریاں تازہ توڑی ہوئی پائی گئیں۔ اسی طرح مسجد محلہ دار البرکات کی دیوار پر غیر مسلم پناہ گزینوں نے پاتھیاں یعنی اپلے لگائے ہوئے تھے جو اتار کر دیوار کو صاف کیا گیا۔ اس مسجد کی دیوار میں ایک شگاف بھی تھا جسے بند کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ مسجد دار الرحمت کی بھی صفائی کی گئی۔ مسجد دار الفضل کی ایک کھڑکی کو توڑا ہوا تھا جسے اینٹوں سے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ کام دو دن میں سرانجام پایا اور اس عرصہ میں مقامی سب انسپکٹر پولیس کے تعاون سے ایک مسلح پولیس مین ساتھ رہا۔

میں نے مولوی برکات احمد صاحب کو لکھا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کی انیس ۱۹ مسجدیں اور دوسرے مسلمانوں کی چار ۴ مسجدیں ہیں۔ اس کے علاوہ قادیان میں سات قبرستان بھی ہیں ان سب کی دیکھ بھال اور صفائی کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۷/۱۱/۴۸

دہاڑی کا المناک فضائی حادثہ

ملتان کے قریب دہاڑی مقام پر جو المناک فضائی حادثہ کل وقوع میں آیا ہے اس میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ ہم اس حادثۂ فاجعہ پر ادارۂ الفضل اور جماعت احمدیہ کی طرف سے دلی رنج و غم اور متوفیان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(د ا د ا س ا لا)

قرضوں کی صفائی والے مضامین کے متعلق

بعض ضروری تصریحات

مَیں نے خُدا کے فضل سے کسی فریق کی ناواجب پاسداری نہیں کی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور

گزشتہ ایام میں مَیں نے مقروض دوستوں کو توجہ دلانے کے لئے بعض مضامین لکھے تھے۔ اور دوسری طرف ان مضامین میں قرضخواہوں کو بھی ان کی بعض ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ میرے ان مضامین پر جہاں بہت سے دوستوں کی طرف سے شکریہ اور خوشی کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ وہاں بعض مقروض احباب نے ان مضامین پر کسی قدر ناراضگی کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ تم نے مقروض لوگوں پر زیادہ بوجھ ڈالا ہے۔ حالانکہ جو لوگ لُٹ لُٹا کر آئے ہیں۔ اور انہیں اس وقت اپنے قرضوں کے واپس ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ان پر ایسا ناواجب بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ مگر سب سے زیادہ عجیب وغریب خط مجھے ایک ایسے مہربان کی طرف سے پہونچا ہے۔ کہ جس نے اپنے خط کے شروع میں تو یہ لکھا ہے۔ کہ "آپ نے ان مضامین کو شائع کر کے قرضہ کی ادائیگی کا راستہ بند کیا ہے کھولا نہیں" اور آخر میں یہ لکھا ہے کہ "خدارا اس قسم کی اشتہار بازی ترک فرمادیں" وغیرہ وغیرہ۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرے مضامین بالکل صاف اور واضح تھے۔ اور ان میں ہر دو فریق کے حقوق کا خیال رکھا گیا تھا۔ مگر بہر حال یہ بھی ضروری تھا کہ جن جن حالات میں ہماری شریعت کسی فریق کا زیادہ خیال رکھتی ہے۔ ان حالات میں اس فریق کا زیادہ خیال رکھا جائے۔ حقوق کے معاملہ میں رعائت کرنا مومن کا شیوہ نہیں۔ اور سچے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرنے کے بغیر ہر حال میں حق بات اپنی زبان پر لائے۔ اور حق راستہ پر گامزن ہو۔ اور خدا کے فضل سے ہمیں ایسی کامل ومکمل اور عدل وانصاف سے معمور شریعت ملی ہے۔ کہ اس میں دوسرے لوگ تو الگ رہے مجرموں تک کے حقوق کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اور میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ کسی دوست کی دوستی یا کسی دشمن کی دشمنی مجھے صداقت اور دیانت کے راستہ سے منحرف کرنے میں کامیاب ہو۔

میرے مضامین بالکل صاف تھے۔ اور ہر شخص جس نے انہیں خالی الذہن ہو کر غور کے ساتھ پڑھا ہوگا۔ وہ اس بات کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان میں کسی فریق کی ناواجب رعایت نہیں کی گئی۔ اور نہ ایک فریق کا حق چھین کر دوسرے فریق کو دیا گیا ہے۔ ان مضامین کا خلاصہ ذیل کے چند فقروں میں آجاتا ہے۔ جنہیں میں اپنے قارض اور مقروض دوستوں کے لئے درج ذیل کرتا ہوں:۔

(۱) میں نے لکھا تھا کہ قرضہ لینے والوں نے گزشتہ فسادات میں بھاری نقصان اٹھایا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے لوگوں نے نقصان نہیں اٹھایا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ قرضہ لینے والے دوست عموماً کارخانہ دار یا دوکاندار یا دیگر جائداد منقولہ کے مالک تھے۔ جس کی کفالت پر انہوں نے قرض لیا ہوا تھا۔ اس لئے لازماً انہیں دوسروں کی نسبت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

(۲) ان مقروض صاحبان میں سے بعض کو پاکستان میں آکر ان کے سابقہ کارخانے یا دوکان یا زمین وغیرہ کے مقابلہ پر کوئی نہ کوئی جائداد مل گئی ہے۔ اور بعض کو ابھی تک کچھ نہیں ملا۔ پھر وہ جنہیں کچھ جائداد مل گئی ہے۔ ان میں سے بعض ایسی حالت میں ہیں۔ کہ ان کی یہ جائداد انہیں ابھی سے معقول آمد دے رہی ہے۔ بلکہ بعض کی حالت تو پہلے سے بھی بہتر ہے۔ مگر بعض ایسے ہیں کہ ابھی ان کی نئی جائداد کافی انتظام چاہتی ہے۔ اور یا تو وہ کچھ بھی آمد نہیں دے رہی۔ اور یا نہائت قلیل آمد دے رہی ہے۔

(۳) اوپر کے حالات کے ماتحت میں نے لکھا تھا کہ جن مقروض دوستوں کی حالت اچھی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے قرضخواہوں کا قرضہ ادا کریں خواہ یکمشت اور خواہ بالاقساط ورنہ وہ خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ لیکن جو مقروض دوست ابھی تک نادار ہیں۔ اور قرضہ کی واپسی کی طاقت بالکل نہیں رکھتے۔ اور حقیقتاً معذور ہیں۔ ان کے متعلق ہماری شریعت یہ حکم دیتی ہے کہ فنظرۃٌ الیٰ میسرۃ یعنی ایسے لوگوں کو اس وقت تک مہلت ملنی چاہیئے کہ ان کے مالی حالات میں بہتری کی صورت پیدا ہو جائے۔ پس اس قسم کے حقیقی معذوروں کو مطالبہ کر کے شرمندہ اور پریشان کرنا برکت کا موجب نہیں ہو سکتا۔

(۴) مگر اس کے مقابلہ پر بعض قرضہ دینے والے دوست بھی اس وقت ایسے ہیں۔ کہ وہ اپنی قریباً ساری پونجی دوسروں کو قرضہ دے کر ختم کر چکے تھے یا رہن وغیرہ کی صورت میں دوسروں کے سپرد کر چکے تھے۔ اور اب وہ بالکل خالی ہاتھ ہیں اور نہ صرف خالی ہاتھ ہیں۔ بلکہ وہ اپنے ضائع شدہ مال کے مقابلہ پر عام حالات میں یہ حق بھی نہیں رکھتے کہ پاکستان میں اپنے نام پر کوئی الاٹمنٹ کرالیں۔ یہ لوگ اس وقت انتہائی تنگی کی حالت میں ہیں۔ اور بدقسمتی سے ایسے لوگوں میں بعض ایسی بیوہ عورتیں بھی شامل ہیں۔ جن کے سر پر اس وقت کوئی مرد پرسان حال نہیں۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ اس قسم کے لوگ بہت ہمدردی کے مستحق ہیں۔ اور مقروض صاحبان کو اس قسم کے لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کیونکہ اگر قارض اور مقروض دونوں برابر کے تنگدست ہوں تو اسلام اور دیانت دونوں کا یہ تقاضہ ہے کہ اس تنگی کا بوجھ مقروض پر زیادہ پڑے۔ اور قارض پر کم۔ ورنہ مقروض شخص خدا کے سامنے کبھی بھی سرخرو نہیں سمجھا جاسکتا۔ اور جہاں قرضہ دینے والا قرضہ لینے والے سے زیادہ تنگ دست ہو اور مقروض کی حالت نسبتاً بہتر ہو۔ وہاں تو مقروض کا قرض کی ادائیگی سے رکے رہنا صریح ظلم میں داخل ہے۔ گو یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ ادائیگی یکمشت نہ ہو بلکہ بالاقساط ہو۔

(۵) میں نے ایک مخلصانہ تجویز کے رنگ میں یہ بات بھی پیش کی تھی۔ کہ جہاں لوگ اپنی ضروریات کے لئے قرضہ لیتے ہیں۔ وہاں ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے قارض کی تنگی کا خیال رکھتے ہوئے اس کا قرضہ اتارنے کیلئے بھی قرضہ لیں ورنہ یہ دیانت کے خلاف ہوگا کہ ایک شخص اپنی اہل وعیال کا پیٹ پالنے کے لئے تو قرضہ لے مگر اپنے فاقہ کش قارض کا قرضہ اتارنے کے لئے اور اسے فاقہ سے بچانے کیلئے قرضہ نہ لے۔

(۶) ایک آخری بات میں نے یہ کہی تھی کہ اگر کسی مقروض کے حالات واقعی مجبوری کے ہوں (اور خدا ہی جانتا ہے کہ حقیقی مجبوری کس کی ہے اور کس کی نہیں) کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنے قرضخواہ کا قرضہ نہ اتار سکتا ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ کم از کم قارض کے مطالبہ پر خوش اخلاقی کے ساتھ ہی پیش آئے۔ اور معذرت کر کے مہلت کا خواہاں ہو۔ بلکہ اگر قرضخواہ کی طرف سے کسی قدر سختی کا اظہار بھی ہو تو اسے بھی صبر اور ضبط نفس کے ساتھ برداشت کرے۔ کیونکہ یہی ہمارے پاک نبی کا مبارک اسوہ ہے۔

یہ وہ باتیں ہیں جو میں نے اپنے گزشتہ مضامین میں لکھی تھیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں نے خدا کے فضل سے کسی فریق کی ناواجب پاسداری کا طریق اختیار نہیں کیا۔ بلکہ اپنے علم کے مطابق اس معاملہ میں جو بھی اسلام کی تعلیم سمجھی ہے۔ وہ پوری پوری دیانتداری کے ساتھ پیش کردی ہے۔ واللّٰہ علیٰ ما اقول شہید

بالآخر میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے اپنے مضامین میں لکھا ہے (جن کا خلاصہ اوپر درج کر دیا گیا ہے) وہ میں نے محض اصولی طور پر لکھا ہے۔ ورنہ انفرادی طور پر میں یہ نہیں جانتا۔ اور نہیں کہہ سکتا کہ کس معاملہ میں قارض حق پر ہے۔ اور کس میں مقروض۔ ہوسکتا ہے کہ خدا کے نزدیک یا ان لوگوں کے نزدیک جنہیں انفرادی حالات کا صحیح علم ہے کسی کیس میں مقروض زیادہ حق پر ہو۔ اور اس کے مقابلہ پر قارض اتنی ہمدردی کا حقدار نہ ہو۔ یا کسی کیس میں حالات اس کے اُلٹ ہوں۔ بہرحال یہ ایسی باتیں ہیں کہ میں ان کے متعلق رائے لگانے کا حق نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف اصولی بات ہی کہہ سکتا ہوں جو میں نے کہہ دی ہے۔ آگے ہر قارض اور ہر مقروض کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہ اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر خود فیصلہ کرسکتا ہے۔ کہ دوسرے فریق کے ساتھ اس کا سلوک کہاں تک حق وانصاف پر مبنی ہے۔ اور یا پھر ایسے فیصلہ کے لئے قضا کا رستہ کھلا ہے وما علینا الا البلاغ

نوٹ:۔ یہ سوال کہ اگر کوئی قرضہ رہن کی صورت میں ہو تو شرعی فتوے کی رو سے مرہونہ جائداد کے ضائع ہو جانے کی صورت میں ذرّہن پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ سوال جماعت کے مفتی سے پوچھنا چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کے بہت سے پہلو ہوسکتے ہیں۔ اور ہر پہلو الگ الگ جواب چاہتا ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۱۱/۴۸

ضروری اطلاع

جامعہ احمدیہ میں درجہ مبلغین میں مولوی فاضل کے بعد داخلہ ہوتا ہے۔ درجہ ثالثہ یعنی مبلغین کلاس کے پہلے سال کی پڑھائی شروع ہے۔ اور میٹرک کے انگریزی کے امتحان کے لئے فارم یونیورسٹی کو بھیجے جارہے ہیں۔ اس لئے جو مولوی فاضل پاس طالب علم مبلغین کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ بلاتاخیر حاضر ہو جائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

انگریزی ترجمہ قرآن مجید پر شامی پریس اور اکابرین دمشق کا خراج تحسین

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کا دلی اعتراف

(از مکرم جناب شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

مکرم منیر الماکی پریزیڈنٹ آزاد فلسطین کمیٹی ایک اہم کام کے سلسلہ میں ستمبر ۱۹۴۸ء کے ابتدا میں کراچی تشریف لے گئے۔ واپسی پر مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آپ کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے دو نسخے عنائیت فرمائے۔ ایک تو مسٹر Evams کے لئے تھا۔ جو بیروت کے برطانوی سفارت خانہ میں کام کرتے ہیں۔ اور دوسری کاپی جماعت احمدیہ دمشق کی لائبریری کے لئے بھیجی:-

عاجز نے انگریزی ترجمہ کی ایک کاپی سب سے پہلے یہاں کے مشہور مسیحی اور کثیر الاشاعت روزنامہ "النصر" کے ایڈیٹر الاستاذ ودیع صیدروی کو پیش کی۔ ایڈیٹر موصوف بیروت کی امریکن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ اور انگریزی زبان میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ آپ قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ورق گردانی کرتے رہے۔ مختلف مقامات سے تفسیر کو بھی دیکھا ابتدا میں سیرت نبوی پر غور سے نگاہ ڈالی مختلف سوالات دریافت کرتے رہے اور خاکسار ان کے جوابات دیتا رہا۔ چنانچہ یہ مسیحی ایڈیٹر نمایاں عنوان دیتا ہوا رقمطراز ہے:-

جماعت احمدیہ نے امریکہ اور یورپ کے براعظموں میں ثقافت اسلامیہ کی اشاعت کا نمایاں کام کیا ہے۔ اور یہ کام لگاتار مبلغین کی روانگی سے ہو رہا ہے۔ اور مختلف کتب و اشتہارات کی اشاعت سے بھی جن کے ذریعہ فضائل اسلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو بیان کیا جاتا ہے۔

ہمیں قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ یہ ترجمہ حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی کیا گیا ہے ترجمہ قرآن مجید جاذب نظر اور ناظرین کے لئے قرۃ العیون ہے یہ ترجمہ بلند پایہ خیالات کا حامل ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ قرآنی آیات ایک کالم میں درج ہیں اور دوسرے کالم میں بالمقابل ان کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ بعد ازاں منفصل تفسیر کی گئی ہے۔ مطالعہ کرنے والا ان تفاسیر جدیدہ میں مستشرقین اور دیگر معاندین کے اعتراضات کے مفصل جوابات پاتا ہے

استاذ نور احمد منیر احمدی مقیم دمشق نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ قرآنی تعلیم کے ذریعہ ہی دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ اور قرآن مجید صرف مسلمانوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے "ان ھو الا ذکر للعالمین" یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس ترجمہ کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بھی تحریر فرمائی ہے۔ اور یہ سیرت و ترجمہ بے نظیر ہیں۔ "النصر" ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء

دمشق کا کثیر الاشاعت روزنامہ "الاخبار" اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوا رقمطراز ہے

جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا یہ انگریزی ترجمہ اپنی مثال آپ ہے۔

دمشق کا سیاسی روزنامہ "بردی" قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی خبر شائع کرتے ہوئے اس کو اسلام کی ایک نمایاں خدمت قرار دیتا ہے۔

معززین دمشق

اکابرین دمشق نے اس ترجمہ کو دیکھ کر انتہائی تعجب کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار "ARAB ACADEMY" کے آفس میں گیا۔ اور وہاں استاذ خلیل بک مردم بک سابق وزیر تعلیم (جو وزیر اعظم شام جمیل بک کے چچا زاد بھائی ہیں) کے سامنے اس کو پیش کیا آپ ورق گردانی کرتے رہے۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کہتے "ھذہ خدمۃ عظیمۃ" یہ بہت بڑی خدمت ہے حل لغات کو آپ نے غور سے دیکھا اور انتہائی تعجب و خوشی کا اظہار کیا اسی طرح دمشق کے کئی بیرسٹروں اور وکلاء کے سامنے یہ پیش کیا گیا۔ اور انہوں نے مبارکباد دی۔ ہماری مساعی کو سراہا۔ الغرض اس عظیم الشان خدمت پر شامی پریس اور معززین دمشق نے خراج تحسین کہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نجات زبان پر قابو رکھنے کیساتھ وابستہ ہے

(ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی)

حضرت عقبیٰ بن عامرؓ سے روائیت ہے۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نجات کس بات میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ روک رکھ اپنی زبان اور چاہیئے کہ جگہ دے تجھ کو تیرا گھر اور رو اپنے گناہوں پر (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زبان کو سنبھال کر رکھنا تقویٰ کی علامت ہے

تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے۔ اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے۔ کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا۔ جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تینوں فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا۔ کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے۔ کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے (ملفوظات صفحہ ۴۰۳)

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کی فوری توجہ کیلئے

اس سال کی مجلس مشاورت میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جن جماعتوں کا چندہ پانصد روپیہ ہے۔ وہ مدرسہ احمدیہ میں اپنے خرچ پر ایک طالب علم بھجوائیں یا دو ایک طالب علم کا خرچ برداشت کریں جس کا اندازہ کم از کم بیس روپے ماہوار ہے۔

اس فیصلہ کے مطابق سترہ جماعتیں ایسی ہیں۔ جن پر اس فیصلہ کی پابندی لازم آتی ہے۔ ان جماعتوں کو علیحدہ خطوط کے ذریعہ بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر ابھی تک صرف کراچی۔ لاہور چھاؤنی اور سکندر آباد دکن کی جماعتوں نے اس فیصلہ کی تعمیل کی اطلاع فرمائی ہے۔ باقی جماعتیں جن کے نام درج ذیل ہیں ایسی ہیں جنہوں نے ابھی تک نہ اس فیصلہ کی تعمیل کی ہے۔ اور نہ ہی خط کا جواب دیا ہے۔

(۱) کلکتہ (۲) برادرشل بنگال (۳) لکھنؤ (۴) اوکاڑہ (۵) منٹگمری (۶) کوہاٹ (۷) پشاور شہر (۸) راولپنڈی (۹) سرگودہا (۱۰) لائل پور (۱۱) شیخوپورہ (۱۲) دہلی دروازہ لاہور (۱۳) سیالکوٹ شہر (۱۴) سیالکوٹ چھاؤنی

ان جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ مذکورہ صدر فیصلہ کی تعمیل کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ آئندہ مجلس مشاورت میں اس بارے میں جہاں نظارت سے پوچھا جا سکتا ہے۔ وہاں جماعتوں سے بھی ان کی ذمہ داری کے متعلق دریافت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

احمدیت کا پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خاص مضمون "احمدیت کا پیغام" جو دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ قریباً ختم ہو چکا ہے۔ اب مزید چھپوایا جا رہا ہے۔ جو تین چار روز تک تیار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت کو اس کی اشاعت کے سلسلہ میں خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ہر احمدی کو نہ صرف خود اس مضمون سے واقف ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر غیر احمدی تک یہ پیغام پہنچانا چاہیئے۔ قیمت حسب ذیل ہے۔ فی کاپی اڑھائی آنے۔ ۵۰ سے زائد ۲ فی کاپی ۵۰۰ سے زائد ۱/۲ فی کاپی علاوہ محصولڈاک

نوٹ:- جن احباب اور جماعتوں کے خطوط اس ٹریکٹ کے سلسلے میں ہمیں موصول ہوئے۔ ان سب کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ بعض خطوط دوست پتہ پر بعض جودھامل بلڈنگ اور بعض ربوہ سے ہوتے ہوئے موصول ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کوئی خط ضائع ہو گیا ہو۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں نے یہ ٹریکٹ انہیں بھیجنے کے لئے ہمیں لکھا ہو۔ اور انہیں ٹریکٹ موصول نہ ہوئے ہوں۔ تو مہربانی فرما کر اس کی اطلاع دفتر نشرو اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور کے پتہ پر کر کے ممنون فرمائیں۔ تا تعمیل کی جا سکے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

مشرقی افریقہ کے شہر ٹانگا کے مختصر حالات

(از مکرم جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب احمدیہ مسلم مشنری ٹانگا برٹش ایسٹ افریقہ)

پاکستان سے اور بعض دوسرے احباب کی طرف سے جو خطوط بندہ کے نام آتے ہیں ان پر ایڈریس صحیح نہ ہونے کی وجہ سے وہ دیر سے ملتے ہیں جس کی وجہ سے خطوط کی تعمیل اور جواب میں دیر ہو جاتی ہے بعض احباب "ٹانگا" TANGA کو TONGA لکھ دیتے ہیں اور پھر برٹش ایسٹ افریقہ نہیں لکھتے بلکہ افریقہ لکھنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور خط جنوبی افریقہ میں چلا جاتا ہے کیونکہ TONGA جنوبی افریقہ میں ایک جگہ کا نام ہے

پھر اسی طرح احباب کی مراد TANGA ہوتی ہے تو وہ TANGANYIKA لکھ دیتے ہیں اور ٹانگانیکا کسی شہر یا پوسٹ آفس کا نام نہیں بلکہ برٹش ایسٹ افریقہ کے تین حصوں میں سے ایک حصہ ٹانگانیکا کہلاتا ہے اس لئے ٹانگا شہر برٹش ایسٹ افریقہ کے کسی قدر حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

برٹش ایسٹ افریقہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ کینیا کالونی، یوگنڈا اور ٹانگانیکا۔

ٹانگانیکا ۱۹۱۴ء سے پہلے جرمنی کے قبضہ میں تھا اور اب ۱۹۱۴ء کی لڑائی کے بعد سے برطانیہ کے قبضہ میں چلا آتا ہے۔ ٹانگانیکا کا رقبہ ۳۶۰۰۰۰ مربع میل ہے اور اس سارے ملک کی آبادی ۵۱۳۸۰۸۰ ہے۔

کینیا کالونی اور یوگنڈا کی نسبت اس حصہ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور لامذہب لوگ بھی اس حصہ میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں

ٹانگا (TANGA) ٹانگانیکا ٹیریٹری کا دوسرے نمبر کا شہر ہے۔ پہلے نمبر پر دارالسلام ہے جو کہ اس ٹیریٹری کا صدر الخلافہ ہے۔ ٹانگا (TANGA) ٹانگا پراونس کا صدر مقام بھی ہے۔ اس کے ماتحت پانچ ضلعے ہیں۔ ہنگانی، ہنڈینی، کوروگوے، سامنے، لشوٹو۔ ممباسہ پورٹ سے ایک سو میل جانب جنوب ساحل سمندر پر واقع ہے یہ مشرقی افریقہ کی بڑی اعلیٰ اور قدرتی بندرگاہ ہے۔ اس شہر کا رقبہ ۲۰۰۰ ایکڑ ہے اور آبادی ۱۹۴۶ء کی مردم شماری کے مطابق مندرجہ ذیل ہے۔

یورپین	۵۰۰
ایشین	۲۳۰۰
افریقن	۲۱۷۲۵
	۳۰۷۰۱

اور اب پہلے سے آبادی بڑھ رہی ہے

اس شہر کے بڑے بڑے حصے چار ہیں۔ ایک حصہ یورپین آبادی کیلئے ہے اور ایک افریقن آبادی کے لئے اور ایک حصہ میں افریقن اور انڈین ملے جلے رہتے ہیں۔

یہ شہر عربوں کا بسایا ہوا ہے اور ابھی تک بہت سے مکانات عربوں کے مکانوں کی طرز کے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ عرب زیادہ تر یہاں تجارت کرتے تھے۔ اب تجارت کا زیادہ حصہ ہندوستانیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے عرب شہروں کو چھوڑ کر گاؤں میں جا کر آباد ہو گئے ہیں اور اس طرح عربوں کا بہت تھوڑا حصہ شہروں میں رہ گیا ہے۔ ٹانگا بندرگاہ اور ریلوے سٹیشن ہونے کی وجہ سے تجارت کا مرکز ہے۔ یہاں سے (سسل ہیمپ) سنگی (؟) کی لاکھوں گانٹھیں یورپ کو بھیجی جاتی ہیں۔ اور امپورٹ اور ایکسپورٹ کا کام وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ علاوہ بحری جہازوں کے ذریعے مال آنے کے عدن اور مسقط سے ہر سال سینکڑوں عرب کشتیوں میں مال لے کر آتے ہیں اور یہاں سے اپنی ضرورت کا مال خرید کر لے جاتے ہیں۔

یہاں پر ایک انڈسٹریل فیکٹری بھی ہے جس کا نام نورانی انڈسٹریل فیکٹری ہے۔ جس میں صابون اور ہر قسم کا تیل تیار ہوتا ہے اور نکولین (NICOLINE) یہاں سارے ٹانگانیکا میں جاتا ہے۔ یہاں پر چھ سات کے قریب سکول ہیں جن میں سے انڈین گورنمنٹ سکول کی بلڈنگ اب سیٹھ عبد اللہ صاحب کریم جی جیون جی نے لاکھوں روپے لگا کر تیار کی ہے۔ پہلے یہ سکول جونیئر کیمبرج تک تھا۔ اب جنوری میں سینئر کیمبرج تک ہو جائیگا۔ یہ بلڈنگ سارے ایسٹ افریقہ میں نہایت اعلیٰ درجہ کی سکول بلڈنگ ہے۔

یوروپین ہسپتال الگ ہے اور افریقن گورنمنٹ ہسپتال الگ ہے جہاں پر ایشین بھی علاج کے لئے جاتے ہیں۔

گندھک کے پانی کے چشمے

یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر امبونی گاؤں میں گندھک کے پانی کے چشمے ہیں جہاں سے پانی ہر وقت نکلتا رہتا ہے اور وہاں سے نکل کر پندرہ گز کے فاصلہ پر چھوٹے سے دریا میں جا گرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جلدی بیماریوں کے مریض "بیت حسدا" کے تالاب میں نہا کر شفا حاصل کیا کرتے تھے ایسا ہی یہاں بھی سینکڑوں لوگ جلدی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں پر عین چشموں کے اوپر تین کمرے گورنمنٹ کی طرف سے بنے ہوئے ہیں جن کی چابی گورنمنٹ کے افسر کے پاس رہتی ہے اور جس کسی کو وہاں جانے کی ضرورت ہوتی ہے وہ چابی گورنمنٹ آفیسر سے حاصل کر کے چلا جاتا ہے۔

اب گورنمنٹ نے وہاں پر اعلےٰ پیمانے پر غسل خانے بنانے کے لئے قریباً ایک لاکھ شلنگ منظور کئے ہیں تا کہ جلدی امراض کے لوگ ان چشموں سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔

یہاں سے ریل اروشہ تک قریباً تین سو میل تک جاتی ہے اور ٹانگا سے اروشہ تک کے رستہ میں موشی سے ممباسہ بھی ریل جاتی ہے پہلی عالمگیر جنگ میں یہاں جرمنوں کے ساتھ بڑی زبردست لڑائی ہوئی تھی اور اس میں کئی ہزار ہندوستانی سپاہی کام آئے تھے۔ ان سپاہیوں کی یادگار کے طور پر یہاں ایک احاطہ بنایا گیا ہے اور اس احاطہ کے عین وسط میں وہ جگہ ہے جہاں مقتولین کی نعشیں دفن کی گئی تھیں اور ایک دیوار پر ان سب کے نام انگریزی میں لکھے ہوئے ہیں۔

گورنمنٹ کی طرف سے ہر سال ماہ نومبر میں ان کے اعزاز میں باقاعدہ اس مقام پر ایک سرکاری اجتماع ہوتا ہے۔ اور بہت سے سیاح بھی اس جگہ کو دیکھنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔

ہندوستانیوں میں یہاں بوہرہ کمیونٹی کی غالب اکثریت ہے جو سب کے سب تجارت پیشہ ہیں اور ایسٹ افریقہ میں اس کمیونٹی کا یہ ہیڈ کوارٹر ہے۔

دوسرے نمبر پر اسماعیلیہ کمیونٹی ہے تیسرے نمبر پر اثنا عشریہ اور چوتھے نمبر پر پنجابی کمیونٹی ہے۔

ہندو گو یہاں اقلیت میں ہیں مگر اثر رسوخ اور تجارت کے لحاظ سے یہاں چھائے ہوئے ہیں۔ یہ ہندو زیادہ تر گجرات کاٹھیاواڑ اور بمبئی کے علاقہ کے رہنے والے ہیں۔

پنجابی ہندو اور سکھ بھی قلیل تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹانگا میں جماعت احمدیہ بڑے عرصہ سے قائم ہے۔ اب جولائی ۱۹۴۸ء سے یہاں دار التبلیغ بھی کھل گیا ہے۔ الحمد للہ!

پیشہ ور صاحبان توجہ فرمائیں!

ربوہ کی آبادی کیلئے ہر قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے

(۱) اس سے قبل ربوہ کی آبادی کے لئے پیشہ ور صاحبان کے متعلق اعلان کیا جاتا رہا ہے اور اس اعلان کے نتیجہ میں متعدد معماروں اور نجاروں اور لوہاروں وغیرہ کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کی طرف سے بھی درخواستیں پہنچی ہیں جو ربوہ کے مرکز میں دوکان کرنا چاہتے ہیں یہ سب درخواستیں زیر غور ہیں اور عنقریب ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲) اسی تعلق میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ ابھی تک موصولہ درخواستوں کی تعداد کافی نہیں مزید پیشہ وروں کو فوری توجہ دینی چاہئے۔ اور خصوصاً ایسے پیشہ ور جو قادیان میں کام کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ دیگر حالات برابر ہونے کی صورت میں ان لوگوں کو ترجیح دی جائے گی ابھی تک زیادہ درخواستیں تعمیری کام سے تعلق رکھنے والے پیشہ وروں کی طرف سے آئی ہیں۔ مگر ہمیں ہر قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے یعنی معمار، ترکھان، اور لوہار کے علاوہ دھوبی، نائی، موچی، قصاب، سبزی فروش، پھل فروش اور عطار وغیرہ ہر قسم کے پیشہ ور درکار ہیں۔ ان سب کی طرف سے جلد از جلد درخواست پہنچ جانی چاہیئے۔

(۳) یہ امر قابل صراحت ہے کہ تعمیری کام سے تعلق رکھنے والے پیشہ ور شروع میں زیادہ تعداد میں درکار ہوں گے۔ مگر بعد میں عمارت کے کام کو (سلسلہ) نکل جانے پر ان کی اس تعداد میں ضرورت نہیں رہے گی۔

سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

فلسطینی عربوں کی نئی پارٹی

قاہرہ ۲۷ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ، دمشق، بیروت اور عمان میں فلسطینی عربوں کی ایک نئی پارٹی قائم ہوئی ہے یہ پارٹی کسی سیاسی جماعت یا پارٹی سے تعلق نہیں رکھتی اس کے منشور میں جن دو نکات پر زور دیا گیا ہے وہ فلسطین میں یہودیوں اور کمیونزم کے خلاف لڑنے کی جدوجہد ہیں۔ اس پارٹی کا پہلا اجلاس یکم دسمبر کو جبریکو میں ہو رہا ہے۔ (دستار)

"انڈونیشیا کو کمیونزم سے بچاؤ"
برطانوی اخبار کا زبردست مطالبہ

لندن ۲۷ نومبر:۔ ایک بازو کے مشہور اخبار "نیو سٹیٹسمین" نے آج ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر ہم انڈونیشیا کو کمیونزم سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو یہ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم جمہوری حکومت کی مدد کریں اور نوآبادیات کی سنگینوں کے بل بوتے پر امن و امان کے قیام کا خیال دل و دماغ سے نکال دیں۔ انڈونیشیا کی حکومت کی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ اب وقت ہے کہ اقوام متحدہ کو بیدار ہونا چاہیئے۔ اور امن پسندوں کو تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ جنہوں نے یہ تہیہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت کسی صورت میں بھی کسی غیر ملکی کے حوالے نہیں کریں گے۔

ہالینڈ کا یہ خیال کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ اس کے پاس اس قدر فوج ہے۔ کہ وہ مشرق میں کمیونزم کے سیلاب کو روک سکتا ہے لیکن اس دعویٰ کی حقیقت کیا ہے۔ اس کا اندازہ یورپ میں لگانا چاہیئے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ڈچ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے انڈونیشیا میں کوئی پولیس ایکشن شروع کیا۔ تو یہ جمہوری حکومت کو ختم کرنے کے خلاف ہوگا۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ان کے اس پولیس ایکشن کا مطلب تمام لیڈروں کو اس امر کی کھلی چھٹی دینا ہوگا۔ کہ وہ جو چاہیں کریں۔ یہاں تک کہ اعتدال پسند قوم پرست لیڈر بھی خواہ وہ چاہتے بھی ہوں۔ انڈونیشیا کے لوگوں کو نوآبادیاتی فوجوں کے خلاف لڑنے کی اجازت نہ دیں۔ جن میں ان ہی کے بھائی بند ہوں گے۔ اگر ایک مرتبہ ہالینڈ کی فوجوں نے جمہوریت کو ختم کر دیا تو ایسی خوفناک گوریلا جنگ ہوگی کہ اس کا تصور بھی دماغ میں نہیں آسکتا۔

عرب مہاجرین کے متعلق اقوام متحدہ کے تعلیمی ادارے کا ریزولیوشن

بیروت ۲۷ نومبر:۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی کانفرنس کے اجلاس میں شامل ہونے والے آسٹریلوی وفد نے مہاجرین کی عملی امداد کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کی تھی۔ اس قرارداد کو تعلیمی کانفرنس نے متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ اس قرارداد میں اقوام متحدہ کی خوراک کی جماعت سے کہا گیا ہے کہ وہ مہاجرین کی ہر ممکن امداد کرے۔

آسٹریلوی وفد نے عرب مہاجرین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد کہا آسٹریلیا مہاجرین کی امداد کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے اس قرارداد کو پیش کیا۔ قرارداد کی حمایت میکسیکو کے وفد کے ممبران نے کی۔

عرب ممالک کی طرف سے مصر کے وفد کے لیڈر نے آسٹریلوی مندوب کا انسانی ہمدردی پر شکریہ ادا کیا۔

یونان۔ اطالیہ۔ ہالینڈ اور چین کے وفود نے لبنان کی مہمان نوازی کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ لبنان کا معیار تہذیب اور سائنس کے لحاظ سے بہت اعلیٰ ہے۔

مصری وفد کے لیڈر نے عرب ممالک کی طرف سے تمام وفود کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ تعلیمی جماعت کے صدر ڈاکٹر جولین ہکسلے زیادہ عرصے تک مشرق وسطیٰ میں نہ رہ سکے تاکہ انہیں عربوں کی تہذیب کا زیادہ غور سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا۔ انہوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا۔ کہ عرب ریاستیں دیگر ممالک میں اپنے وفود روانہ کریں گی اور اس ادارے میں شامل ہونے والے دیگر ممالک کے وفود کی آمد سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گی۔ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے مصری مندوب نے کہا "کیا تعلیمی ادارہ ہماری امداد کر سکتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ اس ادارے کی کونسل کی حد میں داخل ہے۔"

انہوں نے اس تجویز کی بھی حمایت کی۔ کہ مشرق وسطیٰ کے آثار قدیمہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے کانفرنس قاہرہ میں منعقد کی جائے۔ شام کے اجلاس میں پادری یوحنا مارون نے "دنیا کی ثقافت اور لبنان کی پوزیشن" کے عنوان پر تقریر کی۔ (رائسٹار)

وہاڑی کے قریب المناک فضائی حادثہ

لاہور ۲۷ نومبر:۔ پاک ایرویز کا ایک مسافر طیارہ جو کراچی ۱۶ مسافروں کو لے کر لاہور آ رہا تھا۔ آج دوپہر کو گر کر تباہ ہو گیا۔ اس کے سولہ مسافر پانچ پائلٹ اور ایک ایئر ہوسٹس بھی اس حادثہ میں ماری گئی ہے۔ یہ طیارہ صبح آٹھ بجے کراچی سے مسافروں کو لیکر روانہ ہوا تھا۔ ہلاک شدگان میں کیپٹن آغا کیپٹن اسمٰعیل ڈپٹی ڈائرکٹر شہری محکمہ پرواز کیپٹن گیز (امریکی) شامل ہیں۔ مسافروں کے نام ابھی تک معلوم نہیں ہوئے اور نہ ہی حادثہ کی وجہ ابھی تک معلوم ہو سکی ہے۔ حادثہ کی تحقیقات کے لئے پاک ایرویز لاہور کے افسروں کی دو پارٹیاں وہاڑی پہنچ چکی ہیں۔ پاک ایرویز کے اس المناک حادثہ کی اطلاع ملتے ہی شہر میں بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور لوگوں کا ہجوم اپنے دوستوں اور لواحقین کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے لاہور آفس کے سامنے جمع ہو گیا تھا۔ کراچی سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے مشہور تاجر اور کارخانہ دار مسٹر رفیع بٹ بھی اس طیارہ میں سوار تھے۔ پاک ایرویز لاہور کی اطلاع ہے کہ دوپہر کو یہ طیارہ منٹگمری پر پرواز کر رہا تھا۔

اسرائیل کے لئے ناجائز اسلحہ
نیویارک پولیس نے برآمد کر لیا

نیویارک ۲۶ نومبر:۔ آج نیویارک پولیس نے ایک موٹر گیراج میں ناجائز اسلحہ برآمد کر لیا پانچ اشخاص کو بغیر پرمٹ کے اسلحہ رکھنے پر حراست میں لے لیا گیا۔ اسلحہ کے سٹاک میں ۷۹ رائفلیں۔ چار مشین گنیں ایک چھوٹی مشین گن اور دستی بموں کا ایک بھرا ہوا صندوق تھا کئی ماہ ہوئے پولیس نے بہت بڑا اسلحہ کا سٹاک پکڑا تھا جو حکومت اسرائیل کو روانہ کیا جا رہا تھا۔

تاجروں کو سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں
حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے

لاہور ۲۶ نومبر:۔ بیگم تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں تاجروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نازک موقعہ پر حکومت سے پورا تعاون کریں انہیں سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتنی چاہیئے۔ کیونکہ حکومت کو دفاعی امور کے لئے روپے کی سخت ضرورت ہے۔ ہماری ۔۔۔۔۔۔ رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ نے حکومت پاکستان سے بھی اپیل کی ہے۔ کہ وہ بعض اشیاء مثلاً دودھ پر سے سیلز ٹیکس ہٹا دے کیونکہ عائد ہو جانے سے خالص دودھ قطعی طور پر نایاب ہو جاتا اور اس سے پاکستانی باشندوں کو سخت نقصان پہنچیگا۔

فلسطین میں واحد عرب وفاقی حکومت قائم کرنے کا مطالبہ
سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں شام کے نمائندہ کی تجویز

پیرس ۲۶ نومبر:۔ آج اتحادی قوموں کی سیاسی کمیٹی میں شامی نمائندوں نے عربوں کی طرف سے فلسطین کے متعلق پہلی تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فلسطین میں صرف ایک عرب حکومت قائم ہو جس میں اقلیتوں کے حقوق کی پوری پوری حفاظت ہو۔ پانچ ممبروں کا ایک کمیشن متشکل کیا جائے جو اس ایک عرب حکومت کے قیام کے لئے حالات کا مطالعہ کرے۔ یہ حکومت وفاقی بنیاد پر ہو۔ جس میں عربوں اور یہودیوں کو بڑی وسیع خود اختیاری حاصل ہو۔ کونسل کو یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ وہ تقسیم فلسطین کی لازمی سفارش نہیں کر سکتی۔ عرب فلسطین کی تقسیم کی کوئی تجویز ماننے کو ہرگز تیار نہیں۔ بحث میں امریکی نمائندہ نے فریقین میں مصالحت اور برناڈوٹ پلان کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق برطانوی ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ابھی اس میں مزید ترمیموں کی کافی ضرورت ہے۔

پاکستانی معدنیات کا جائزہ

کراچی ۲۷ نومبر:۔ پاول ڈفرن ٹیکنیکل سروس لمیٹڈ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ پاکستان کی معدنیات کا جائزہ لے گی۔ اس کے علاوہ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ وہ پاکستان کے گھٹیا درجے کے کوئلہ کو بہتر بنانے کے انتظامات اس فرم کی نگرانی میں بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

پاکستان عرب ملکوں کو ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہے
عراق میں مقیم پاکستان کے سفیر راجہ غضنفر علی کی تقریر

بغداد ۲۶ نومبر:۔ عراق میں پاکستان کے نمائندہ محترم غضنفر علی خان نے آج اپنے تقرر کے کاغذات عراق کے ریجنٹ عبد الالٰہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اس موقعہ پر آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ پاکستان تمام بلاد اسلامیہ کی آزادی ترقی اور استحکام کا حامی ہے۔ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پاکستان کی تمام ہمدردیاں عربوں کے ساتھ ہیں۔ اس وقت اس کی تمام تر توجہ کشمیر کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود وہ فلسطین کے حالات سے بے خبر نہیں۔ اور وہ عربی ممالک کو پوری مدد دینے کو تیار ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ راجہ صاحب کے بغداد پہنچنے پر عراق میں مقیم پاکستانیوں نے حافظ شریف حسین کی قیادت میں ان کا ہوائی اڈہ پر شاندار خیر مقدم کیا اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے۔ عراق کے دفتر خارجہ کی طرف سے عزت مآب موجود تھے۔ راجہ صاحب نے پاکستانیوں کے ساتھ کئی فوٹو اتروائے۔ راجہ صاحب نے پاکستان کے باشندوں سے ملنے پر خوشی کا اظہار کیا۔

پاکستان افغانستان ثقافتی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۷ نومبر۔ کل شام پاکستان۔ افغانستان کی ثقافتی کمیٹی کا افتتاحیہ اجلاس کرنل اے۔ایس بی شاہ سیکرٹری اسٹیٹ منسٹری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں مقتدر لیڈروں افسروں اور غیر ملکی نمائندوں نے شرکت کی۔ پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے پاکستان اور افغانستان میں ثقافتی ربط اس قدر گہرا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان، افغانستان اور افغانستان پاکستان معلوم ہوتا ہے۔ قدیم زمانہ سے بلاد اسلامیہ میں اتحاد یگانگت چلی آتی ہے لیکن افغانستان پاکستان کا دروازہ ہے۔ ان دونوں میں باہمی تعلقات بہت مضبوط قائم ہیں۔ آپ نے ہز رائل ہائی نس شاہ ولی خاں سفیر کبیر افغانستان کے انتخاب پر حکومت افغانستان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ افغانی سفیر محض اسلئے بڑے نہیں کہ وہ شاہی خاندان کے فرد ہیں۔ بلکہ وہ اپنے ملک کے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور سیاستدان ہیں۔ آپ نے کہا مجھے امید کہ یہ اجتماع پاکستان اور افغانستان کے موجودہ تعلقات کو اور بھی زیادہ مستحکم کرنے میں بڑا مفید ثابت ہوگا۔ آپ نے افغانستان اور پاکستان کے تعلقات خراب کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ ایسے لوگ اسلامی دنیا کے دشمن ہیں۔ سفیر افغانستان نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

روسیوں کی آسٹریا میں جاسوسانہ سرگرمیاں

واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ اس بات کا امکان ہے کہ یہاں کے برطانوی حکام جلد ہی روس کی جاسوسانہ سرگرمیوں کے متعلق انتہائی خفیہ اطلاعات شائع کر دینگے۔

اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ان اطلاعات سے روس کے ان الزامات کا جواب مل جائیگا کہ برطانیہ اور امریکہ آسٹریا کے سرکاری افسروں کو سرخ فوج کی جاسوسی کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اور ان میں ایسی مثالیں تفصیل سے درج ہونگی۔ جن سے ظاہر ہوگا کہ خود روسیوں نے سول سروس کے ملازمین اور سرکاری افسروں کو روس کے جاسوسی کے نظام کے لئے کام کرنے پر مجبور کیا۔ اور انہیں رشوتیں دیں معلوم ہوا ہے کہ اتحادی خفیہ پولیس ان اطلاعات سے کچھ عرصہ سے واقفیت رکھتی ہے اس نے اس خیال سے تفصیلات کو شائع کرنے سے پرہیز کیا کہ آسٹریا کی جمہوری حکومت حکومتوں کے قبضہ کے زمانہ میں ملک کا نظم و نسق چلانے کی عجیب دشواری میں مبتلا ہو جائے گی۔

آج ایک اتحادی فوجی حکومت کے افسر نے کہا کہ "اگر روسی انکشافات کرنے کے خواہاں ہیں تو برطانیہ بھی ایسے انکشافات کر سکتا ہے جو اوپر سے نیچے تک تمام روسی افسروں کو حیرت میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

روسی اسلحہ پر عربوں کا قبضہ

بیت المقدس ۲۷ نومبر۔ کل رات بیت المقدس کے اکثر علاقوں سے یہودی سرگرمیوں اور عارضی صلح کی منافی سرگرمیوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ عربوں نے یہودیوں کی داخلہ کی ایک کوشش کو ناکام بنا دیا اور حملہ آوروں کو شدید جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ آج صبح الطوری میں یہودی بکتر بند گاڑیوں نے عرب مورچوں پر شدید گولہ باری کی۔

قاہرہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ عربوں نے جس سامان پر قبضہ کیا ہے اس میں سے کچھ روسی ساخت کا ہے اور ان پر روس کے فوجی نشان بنے ہوئے ہیں۔ دوسرے سامان پر ۱۹۴۸ء کی تاریخ ہے اور زیکوسلاویکیا کا بنا ہوا ہے (اسٹار)

شملہ میں آٹا ۲۷ روپے من ہے

شملہ ۲۷ نومبر۔ حکومت مشرقی پنجاب نے شملہ میں آٹا کی زیادہ سے زیادہ قیمت ۲۶ روپے ۱۲ آنے من مقرر کی ہے۔

پاکستان نے بہت سا لوہے کا سامان خرید لیا

کراچی ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے کراچی اور حیدرآباد سندھ کے صنعتی اداروں کے لئے برطانیہ سے بہت سی مشینیں لوہے اور بجلی کا سامان خرید لیا ہے اس سامان کی قیمت کا اندازہ کئی لاکھ روپے ہے۔ اس سامان کا کچھ حصہ پاکستان پہنچ چکا ہے یہ سامان لوہے کے گودام بنانے کے کام میں آئیگا اور ۵ گودام تیار کئے جائینگے۔ جو حیدرآباد (سندھ) روانہ کیا جا رہا ہے باقی سامان پاکستان عنقریب پہنچنے والا ہے (اسٹار)

شیخ صادق حسن کو صدمہ

محترم شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ایل سی کے بھانجے اور داماد لیفٹننٹ کرنل ہمایوں محمود انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات مغربی پنجاب ۲۶ نومبر کو حادثہ ہوائی جہاز میں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ۲۸ نومبر بروز اتوار صبح دس بجے مرحوم کی کوٹھی ۱۹ کوئین روڈ نزد سرگنگارام ہسپتال پر ادا کی جائیگی۔ احباب وقت مقررہ پر نماز میں شریک ہوں۔ (میاں احمد ہیڈ کلرک)

پشاور ۲۷ نومبر۔ بنوں کوہاٹ سڑک پر ایک مسلح گروہ نے مسافروں کی لاریوں پر حملہ کر دیا ایک لاکھ روپے کی مالیت کا سامان لوٹ لیا

روس کی طرف سے علم الحیوانات کو "کمیونسٹ بنانے" کا فیصلہ

لندن ۲۷ نومبر۔ روس کے "علم الحیوانات کو کمیونسٹ بنانے" اور گذشتہ صدی میں سائنس نے مارکزم کے مشابہ تھیوریوں کے حق میں جتنی ترقی کی ہے اس سب کو ختم کر دینے کے فیصلہ سے دنیا بھر کے سائنسی حلقوں میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ سائنس کوئی سیاسی سرحد نہیں سمجھتی اور اسے ایک نظریاتی سمجھتی ہے مزید پریشانی روس میں ان سائنسدانوں کے مستقبل کے متعلق ہے۔ جو پرانی تھیوریوں پر قائم ہیں ان میں ممتاز اہمیت کا حامل نامور سائنسدان وادی لوف ہے جسے برطانیہ کی رائل سوسائٹی نے غیر ملکی ممبر منتخب کر کے کمیاب اعزاز سے مفتخر کیا ہے

تازہ ترین سنسنی روسی سائنس اکیڈیمی کی اعزازی ممبری سے سر سہری ڈیل کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے پھیلی ہے۔ وہ برطانیہ کے ایک ممتاز سائنسدان ہیں۔ اور دوران جنگ میں رائل سوسائٹی کے صدر رہ چکے ہیں۔

روسی اکیڈیمی کے روسی صدر کے نام ایک خط میں انہوں نے اپنے فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے وادی لوف کے مستقبل کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے سر سہری نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے کہ "گلیلیو کے بعد سے بعض مذاہب اور نظریات کے مفادات کو برقرار رکھنے کے لئے سائنسی حقائق کو دبایا گیا ہے لیکن کسی کو بھی دوامی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ تازہ ترین ناکامیابی ہٹلر کو ہو چکی۔ "مجھے یقین ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر بھی اسی قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے میں سوائے آپ سے ہمدردی کرنے کے اور کیا کر سکتا ہوں۔" (اسٹار)

مغربی فوجی گورنروں کا اجلاس

فرینکفرٹ ۲۷ نومبر۔ حکومت فرانس اب جرمنی میں ایک نئی اور سخت پالیسی اختیار کرنے والی ہے۔ اس کا پہلا ثبوت آئندہ پیر کو جرمنی کے تینوں مغربی جرمنی کے فوجی گورنروں کے اہم اجلاس میں ملنے کی توقع ہے۔ فرانسیسی نمائندہ جنرل کوئینگ کو ان نکات کی یاددہانی کا مطالبہ کرنے کی سخت ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ (۱) کہ رُوہر کو جرمنی کے کنٹرول میں واپس نہیں دیا جائیگا (۲) کہ اتحادی ممبر ٹیکنیشین روہر یہ دیکھنے کے لئے مقرر کئے جائینگے۔ کہ وہاں جنگی سامان نہیں بنایا جاتا ہے۔ (۳) کہ روہر کی صنعتوں کو مرکزی طاقت کے زیر کنٹرول قومی ملکیت نہیں بنایا جاتا ہے۔ اور یہ دیکھنے کے لئے (۴) کہ جرمنی کا نیا آئین جو اس وقت بون کے مقام پر زیر بحث ہے اس قسم کا تو نہیں ہے۔ جس کی بنا پر ہٹلر برسر اقتدار آ گیا تھا۔

اگر فرانس کو یہ یقین نہ دلایا گیا تو ان کا جرمنی کے نئے مقبوضاتی آئین پر رضامند ہونا دشوار ہوگا۔ جس پر تینوں مغربی حکومتیں اس وقت غور کر رہی ہیں۔ (اسٹار)

عراق کے ہر شعبہ زندگی میں ترقی

عراقی ناظم الامور کا بیان

کراچی ۲۷ نومبر۔ عراق کو ۱۹۳۲ء میں آزادی حاصل ہوئی ہے اس وقت سے اب تک عراق نے جو ترقی کی ہے۔ اس کے متعلق عراق کے پاکستان میں مقیم ناظم الامور سید عبدالقادر الجیلانی نے پاکستان کی بین الاقوامی معاملات کی انسٹی ٹیوٹ میں آج تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادی لحاظ سے عراق کی کوشش اس بات کی طرف مرکوز ہے کہ ملک کی تعمیر کی جائے اور لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے۔" ہماری داخلی اور خارجی پالیسی یہ ہے کہ اس نئے ملک کے لئے نئے زمانے میں جگہ پیدا کریں۔ اور اس کوشش میں اسلام کے قوانین اور اس کی اعلیٰ ثقافت کی حدود سے باہر نہ جائیں۔

سید الجیلانی نے کہا کہ عراق کی آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔ اسی لئے زراعتی طریقوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاکہ فالتو اناج پیدا کیا جائے۔ اور اس کو دساور روانہ کیا جائے۔

تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۹۲۱ء اور ۴۷-۱۹۴۶ء میں تعلیم کے لئے جو بجٹ منظور ہو تو تعلیم دلائی جاتی ہے پچھلے سال تمام بجٹ کا ۹ فیصدی حصہ تعلیم کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں ۱۹۲۱ء میں تمام بجٹ میں سے صرف ۳ فیصدی حصہ تعلیم کیلئے منظور کیا گیا تھا۔

آخر میں الجیلانی نے اس امید کا اظہار کیا۔ پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے درمیان برادرانہ تعلقات اور اتحاد عمل اور بھی زیادہ استوار ہو جائے گا۔ (اسٹار)